گندے پانی کی مچھلی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

نالی والے گندے پانی میں سے زندہ مچھلیاں پکڑیں، تو کیا وہ حلال ہیں؟ ان کا گوشت ناپاک تو نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر نالی کے گندے پانی میں سے زندہ مچھلی پکڑی، تو وہ بھی حلال ہے، اور اس کا گوشت بھی پاک ہے، اس کے ظاہری حصے پر جو نجاست لگی ہے، اسے دور کردیا جائے۔ یاد رہے کہ! صرف وہ مچھلی حرام ہے، جو طبعی طور پر مر کر پانی کی سطح پر الٹ گئی۔

سنن ابی داؤد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ما ألقى البحر، أو جزر عنه فكلوه، وما مات فيه وطفا، فلا تأكلوه“ ترجمہ: جسے سمندر پھینک دے، یا جس سے پانی اتر جائے، اسے کھاؤ اور جو سمندر میں مر کر (الٹی) تیر جائے، اسے نہ کھاؤ۔ (سنن ابی داؤد، صفحہ 602، حدیث: 3815، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

درمختار میں ہے ”(ولا) يحل (حيوان مائي إلا السمك) الذي مات بآفة ولو متولدا في ماء نجس“ ترجمہ: پانی کے جانوروں میں سے کوئی حلال نہیں مگر وہ مچھلی جو کسی آفت سے مر جائے اگرچہ ناپاک پانی میں ہی پیدا ہوئی ہو۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے ”فلا بأس بأكلها للحال لحله بالنص وكونه يتغذى بالنجاسة لا يمنع حله“ ترجمہ: اسے فوراً کھانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نص کے ساتھ اس کا حلال ہونا ثابت ہے، اور اس کا ناپاکی سے غذا حاصل کرنا اس کے حلال ہونے میں مانع نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 6، ص 306، دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے ”پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔ جو مچھلی پانی میں مر کر تیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر اولٹ گئی وہ حرام ہے مچھلی کو مارا اور وہ مر کر اولٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں۔“ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 324، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4484

تاریخ اجراء: 07 جمادی الاخریٰ 1447ھ / 29 نومبر 2025ء